# قائدِ اعظمؒ کے اپنے الفاظ میں

## قوم

قوم کی کسی بھی تعریف کی رُو سے مسلمان ایک قوم ہیں۔

## ملک

ہم نے پاکستان کا مطالبہ زمین کا ایک ٹکڑا حاصل کرنے کے لیے نہیں کیا تھا۔ بلکہ ہم ایک ایسی تجربہ گاہ حاصل کرنا چاہتے تھے جہاں ہم اسلام کے اصولوں کو آزما سکیں۔

## حکومت

اسلامی حکومت کے تصور کا یہ امتیاز ہمیشہ پیشِ نظر رہنا چاہیئے کہ اس میں اطاعت اور وفاکیشی کا مرجع خدا کی ذات ہے جس کی تعمیل کا عملی ذریعہ قرآن مجید کے احکام اور اصول ہیں۔ اسلام میں اصلاً نہ کسی بادشاہ کی اطاعت ہے نہ پارلیمان کی نہ کسی شخص یا ادارے کی۔ قرآن حکیم کے احکام ہی سیاست و معاشرت میں ہماری آزادی اور پابندی کی حدود متعین کرتے ہیں۔

## دستور

میں ان لوگوں کی بات نہیں سمجھ سکتا جو دیدہ دانستہ اور شرارت سے یہ پروپگنڈا کرتے رہتے ہیں کہ پاکستان کا دستور شریعت کی بنیاد پر نہیں بنایا جائے گا۔ اسلام کے اصول تمام زندگی میں آج بھی اسی طرح قابلِ اطلاق ہیں، جس طرح تیرہ سو سال پہلے تھے۔

## سیاست و جمہوریت

میرا ایمان ہے کہ ہماری نجات اس اسوۂ حسنہ پر چلنے میں ہے جو قانون عطا کرنے والے پیغمبر نے ہمارے لیے بنایا تھا۔ ہمیں چاہیئے کہ اپنی جمہوریت کی بنیادیں صحیح معنوں میں اسلامی تعلیمات اور اصولوں پر رکھیں۔

غیب کا علم صرف اللہ تعالیٰ ہی کو ہے۔ لیکن میں بحیثیت مسلمان علی الاعلان کہہ سکتا ہوں کہ اگر ہم قرآن مجید کو اپنا آخری اور قطعی رہبر بنا کر شیوہ صبر و رضا پہ کاربند ہوں اور اس ارشاد خداوندی کو کبھی فراموش نہ کریں کہ تمام مسلمان ایک دوسرے کے بھائی ہیں تو دنیا کی کوئی ایک طاقت یا طاقتیں مل کر بھی ہمیں مغلوب نہیں کر سکتیں۔

ہر قسم کی احتیاج کو پورا کرنا اور ہر قسم کے خوف کا ازالہ ہی ہمارا مقصد نہیں ہونا چاہیئے۔ بلکہ وہ آزادی وہ اخوت اور وہ مساوات بھی حاصل کرنی چاہیئے جس کی تعلیم اسلام نے ہمیں دی ہے۔

## معیشت

اگر ہم نے مغرب کا معاشی نظریہ اور نظام اختیار کیا تو عوام کی پر سکون خوشحالی حاصل کرنے کے لیے اپنے نصب العین میں ہمیں کوئی مدد نہیں ملے گی۔ اپنی تقدیر ہمیں اپنے منفرد انداز میں بنانی پڑے گی۔ ہمیں دنیا کے سامنے ایک مثالی معاشی نظام پیش کرنا ہے جو انسانی مساوات اور معاشرتی انصاف کے سچے اسلامی تصورات پر قائم ہو۔ ایسا نظام پیش کر کے گویا ہم مسلمانوں کی حیثیت میں اپنا فرض ادا کریں گے۔ انسانیت کو سچے اور صحیح امن کا پیغام دیں گے۔

## دین

ہر مسلمان جانتا ہے کہ قرآنی احکام مذہبی اور اخلاقی فرائض تک ہی محدود نہیں، جیسا کہ گبن نے کہا تھا۔ جاہلوں کی بات الگ رہی، ورنہ ہر کوئی جانتا ہے کہ قرآن مسلمانوں کا ہمہ گیر ضابطۂ حیات ہے۔ مذہبی، سماجی، شہری، کاروباری، فوجی، عدالتی، تعزیری اور قانونی ضابطۂ حیات جو مذہبی تقریبات سے لے کر روزمرہ زندگی کے معاملات تک، روح کی نجات سے لے کر جسم کی صحت تک، تمام افراد سے لے کر فرد واحد کے حقوق تک، اخلاق سے لے کر جرم تک، اس دنیا میں جزا و سزا سے لے کر اگلے جہاں کی جزا و سزا تک حد بندی کرتا ہے۔